حجاج کو مژدہ

آقوں

رؤسا و سلاطین اسلام کی خدمات میں تجویز عرض عریضہ

حاجی الحرمین الشریفین "خانصاحب" شیخ میران بخش رئیس بٹالہ مددگار انجیران چیف گوداوری ویلی ریلوے ریاست حیدر آباد دکن صانہا اللہ عن الشرور والفتن نے ضروریات سفر حج کے بیان میں ایک اڑتالیس ۴۸ صفحہ کا رسالہ تیار کیا ہے جسکا نام خدام حجاج ہے اس رسالہ مین اُنہون نے ضروریات سفر حج کو اس بسط و تفصیل سے بیان کیا ہے۔ کہ ہمیں غالباً کسی ضرورت کی فروگذاشت نہین ہوئی۔ اور کسی دوسرے کو اسباب میں لکھنے یا کہنے کی حاجت باقی نہیں چھوڑی۔

جو شخص اس مبارک سفر کا ارادہ کرے اُسکو لازم ہے کہ اس رسالہ کو اپنا رفیق و رہنما سفر بناوے وہ رسالہ مصنف باخبر و تجربہ کار نے اپنے خرچ سے چھپوا کر فی سبیل اللہ انجمن حمایت اسلام لاہور کو فروخت کیلئے دیدیا ہے۔ اور انجمن سے بقیمت ۲۰ مع محصول ڈاک ملتا ہے۔

ہم اسمقام میں اپنے دعوے کی تمثیل و تصدیق اور اس رسالہ کی طرف اعیان اہل اسلام کی تشویق کی غرض سے منجملہ ان ضرورتوں کے دو ضرورتیں بیان کرکے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مصنف باہمت نے ان ضرورتوں کو بیان کرنے کے ساتھ انکو پورا کرنے میں بھی ہمت دکھائی ہے۔

اوّل مصنف باخبر نے اسی رسالہ کے صفحہ ۳۵ میں مقام کامران کی (جہان قرنطینہ ہوتا ہی اور حاجیون کو مجبوراً ٹھہرنا پڑتا ہے) یہ تکالیف بیان کی ہین۔ کہ وہان جو ڈاکٹر آتے ہیں انمیں یہودی اور نصرانی لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جنکو مسلمانون اور حج سے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی۔ اور وہاں اچھے پانی کی بھی قلت رہتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

پھر انکے دفع میں کوشش کرنے کی ہمت و دلاوری دکھائی ہے۔ کہ ان شکایات کی متضمن ایک عرضداشت تیار کرکے امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین حضرت سلطان المعظم کے حضور میں بوساطت

نائب السلطنت و گورنر مکہ مکرمہ کے ہی مقام سے ارسال کی۔

اس عرضداشت کو حضرت سلطان المعظم نے معرض قبولیت میں جگہ دی اور انکے مکہ مکرمہ میں پہنچتے ہی یہ خبر آگئی کہ کامران میں سمندر کے پانی کو میٹھا بنانے کی کل جاری ہونیکا حکم ہوگیا ہے۔ اور اب خان صاحب کے وطن مالوف بٹالہ میں پہنچنے کے بعد انکے دوست افندی حسن خان صاحب کا خط آپکے نام آگیا ہے جسکو خاکسار نے بھی دیکھا ہے کہ ڈاکٹروں کی بابت بھی یہ حکم سلطانی صادر ہو گیا ہے کہ غیر مذہب ڈاکٹر کامران میں نہ بھیجا جاوے۔

دوم اس رسالہ کے صفحہ ۲۳ میں خان صاحب نے اس تکلیف اور ضرورت کیطرف مسلمانوں کی توجہ دلائی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہندوستانی شفا خانہ نہ ہونے کیوجہ سے مسکینوں کو ہے خان صاحب لکھتے ہیں وہاں ٹرکی سرکار کا بڑا ہسپتال ہے۔ جسمیں ہر قوم کے مریضوں کی خبر گیری ہوتی ہے۔ وسمعنا ہندی مریضوں کی خبر گیری کی ضرورت جو اوپر بیان ہوئی ہے نہ اسوجہ سے کہ سرکار ٹرکی کی انتظام میں کمی ہے بلکہ اسوجہ سے کہ اگر بیماری کیحالت میں انکو انکا ہم وطن و ہم زبان حکیم ملجائے تو اس سے انکی زیادہ تسلی ہوتی ہے خصوصاً ان لوگوں کی جن کا یہ خیال ہے کہ ہسپتال کا علاج اچھا نہیں ہوتا۔ وہاں مریض گیا۔ اور مرا۔ اور چونکہ ہم وطن مسکینوں کا غریب الوطنی کی حالت میں ہم پر حق ہے۔ لہذا مناسب ہے کہ بہ ضرورت جت اگر نہ فخر دکھا کر حضرت شریف صاحب اور گورنر صاحب سے اجازت حاصل کرکے۔ وہاں ایک ہندی ہسپتال بنایا جاوے یا کسی کرایہ کے مکان میں کھولا جاوے۔ جس میں ہندی لباس ہندی زبان کے حکیم و ملازم ہوں"

ہماری رائے میں۔ اسلامی انجمنیں ہندوستان کی اسلامی ریاستوں (حیدرآباد دکن بھوپال۔ رامپور۔ بہاولپور۔ وغیرہ) کے رؤساء عظام کے حضور میں اس مضمون کی عرضداشتیں بھیجیں وہ بھی ضرور اس کار خیر کی طرف توجہ فرمائینگے خصوصاً ریاست حیدرآباد۔ جس سے ہر سال پچاس ہزار روپیہ کے قریب امداد حجاج میں صرف ہوتا ہے۔ اور اس سال وہ روپیہ بھی حج امسال کے صرف نہیں ہوئی۔ معتمد دینیات سرکار عالی اعیان اہل اسلام

توجہ فرما کر سرکار عالی میں سفارش کرینگے۔ تو امید ہے سرکار عالی کی ضرور توجہ ہو گی۔ اور شفاخانۂ مکہ اور باقی ماندہ ضروریات کامران میں اس روپیہ سے کافی مدد ملے گی۔

رؤسا عظام کی توجہ کے بعد دیگر اعیان اہل اسلام بھی توجہ کرینگے۔ چنانچہ خانصاحب موصوف نے کم سے کم دو ہزار روپیہ کے عطیہ کا وعدہ کیا ہے۔ جو مخبر دکن یکم اپریل ۱۸۹۷ء میں شایع ہوا ہے۔ ایڈیٹر مخبر دکن نے اس تجویز سے اپنا اتفاق ظاہر کیا ہے۔

اور اہل الرائے بھی اتفاق کرینگے تو امید ہے کہ اعیان اہل اسلام اس تجویز عرض عریضہ پر متوجہ ہو جائینگے۔ انشاء اللہ تعالے۔

امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین حضرت سلطان المعظم
کی
ہمدردی کا مشورہ

ایک مدت سو (جب سے کہ آرمینیا۔ کریٹ۔ اور یونان۔ وغیرہ کا ہنگامہ برپا ہوا) انگریزی اخبارات ولایت نے حضرت سلطان المعظم کی عالی جناب کی نسبت بے باکی اور دریدہ وہنی سے بدگوئی اختیار کی ہوئی ہے۔ اور یہ امر نہ صرف مسلمانون کی دل آزاری اور رنجش کا موجب ہے۔ بلکہ سلطنت برطانیہ کے لئے بھی محل خوف و اندیشہ ہے۔ کیونکہ اس سے مسلمانان رعایا برٹش گورنمنٹ کے دلون میں (جو روئے زمین اور تمام سلطنتون کی مسلمان رعایا سے زیادہ ہیں۔) یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس بدگوئی میں برٹش گورنمنٹ خوش ہے۔ تب ہی ان اخبار نویسون کو جو انکے ماتحت ہیں اس بدگوئی سے منع نہیں کرتی۔ اور اس خیال سے انکے دلوں میں گورنمنٹ کی اطاعت اور جان نثاری کی ارادت میں کمی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اور بعض اوقات مسلمانون کی قلم یا زبان سے ایسے الفاظ بھی نکل جاتے ہیں۔ جن سے رنجش کی بو آتی ہے۔

وازانجا کہ ہمکو اولاً اپنے دین و مذہب اسلام سے کمال ہمدردی ہے۔ اور اُسکی نظر